© rasailojaraid.com

شریعت بل کے ذریعہ
ہم آئین اور نظام بدل دینگے

شریعت محاذ کے مرکزی رہنما جمعیت علمائے اسلام کے سیکرٹری سینیٹر سمیع الحق سے انٹرویو

رپورٹ: حنیف خالد

ملک کے معروف اخبار جنگ نے ملک کے تمام ایڈیشنوں (جمعہ میگزین) میں مولانا سمیع الحق سے لیا گیا ایک انٹرویو شائع کیا۔ جنگ کے شہرۂ آفاق رپورٹر حنیف خالد کا مرتب کردہ اس انٹرویو کا عکس بشکریہ روزنامہ جنگ ۵ جون ۸۶ء الحق میں شائع کر رہے ہیں۔

کئی دنوں سے کوشش تھی کہ جمعیت علماء اسلام کے نومنتخب سیکرٹری جنرل سینیٹر مولانا سمیع الحق سے ملاقات کرکے اسلامی نقطہ نظر سے ملکی سیاسی حالات کا تجزیہ و تبصرہ، اہل اسلام کی ذمہ داریاں اہل علم کے فرائض متحدہ شریعت محاذ پس منظر اور پیش منظر، حکومت کا رویہ ایم آرڈی کی سیاست جمعیت علماء اسلام کا کردار، کراچی کی تازہ ترین اور سنگین صورت حال کے بارے میں ان کی رائے معلوم کروں۔

مولانا سمیع الحق ملک کے معروف پارلیمنٹیرین، شریعت بل کے محرک، شریعت محاذ کے مرکزی رہنما، جمعیت علماء اسلام کے سیکرٹری جنرل ماہنامہ الحق کے مدیر، دارالعلوم حقانیہ کے نائب مہتمم، موتمر المصنفین کے صدر، کئی ایک اہم علمی کتابوں کے مصنف ہیں۔

س: آپ ایک ذمہ دار عالم دین ولی علمی تحریک کی ترجمان جماعت جمعیت علماء اسلام کے سیکرٹری جنرل اور ماہنامہ الحق کے مدیر اور متحدہ محاذ کے مرکزی رہنما ہونے کی حیثیت سے ملکی سیاسی صورت حال جمعیت علماء کا موقف شریعت محاذ کی ضرورت علماء کی ذمہ داریوں اور اہل اسلام کے فرائض کے بارے میں کچھ ارشاد فرمائیے۔

جواب: آپ نے ایک ہی سوال میں چار پانچ موضوعات اور مستقل عنوانات پر گفتگو کا کہا ہے آپ دیکھ رہے ہیں کہ میں کس قدر گھرا ہوا ہوں اور پھر میں نے ابھی جانا بھی ہے آپ کے مذکورہ تمام عنوانات کو ملحوظ رکھتے ہوئے مختصرا گزارش ہے کہ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر ہر مسلمان کے ذمہ ایک لازمی فریضہ ہے ہر مسلمان کا یہ فرض ہے کہ ہر باطل نظام اور دنیا کے ہر باطل قانون اور باطل آئین سے ٹکرا جائے اور اسے تہس نہس کرے اس کی جگہ صالح انقلاب اور اسلامی نظام قائم کرے جس جس کو جس قدر عقل و شعور اور علم و فہم کی دولت سے نوازا گیا ہے اسی مناسبت سے اس کی ذمہ داریاں فرض منصبی اور مسئولیت بھی بڑھ جاتی ہے علماء رہنمایان ملت اور میدان سیاست میں مصروف کار اور باطل قوتوں سے برسرپیکار حضرات کی ذمہ داری تو سب سے زیادہ بڑی اور اہم ہے۔ علماء انبیاءؑ کے ورثاء ہیں وہ دنیا کے ہر غلط نظام کو بدلنے اور نظام اسلام کو قائم کرنے کی مساعی پر مامور ہیں۔ پھر محض سیاست برائے سیاست کرنا اور ماحول واقعات اور حقائق و نتائج سے آنکھیں بند کر لینا علماء کے شایان شان نہیں سیاست میں حصہ لینا اور شریعت اسلامیہ کے نفاذ کی کوشش کرنا اہل علم کا فریضہ منصبی ہے

س: کچھ شریعت بل کے بارے میں ارشاد فرمائیے۔

جواب: شریعت بل اس کے دفعات اور جزئیات طبع ہو کر پورے ملک میں مشتہر ہو چکے ہیں علمی حلقوں میں پہنچ چکے ہیں تمام مکاتب فکر نے اس سے اتفاق کر لیا ہے۔ پاکستان کے بڑے بڑے مفتی علماء اور رہنما اس کو عین اسلام کی تحریک قرار دے چکے ہیں کراچی میں جمعیت علماء اسلام کا تاریخ ساز اجلاس منعقد ہوا تھا۔ ملک بھر سے [illegible]

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

حمایت میں جتنے جلوس اور احتجاج ہوئے ہیں ملک کے اکابر علماء مفتی محمود مولانا حسن کراچی مولانا عبداللہ درخواستی مولانا مفتی احمد الرحمن کراچی مولانا محمد یوسف لدھیانوی مولانا مفتی محمد رفیع صاحب مولانا محمد تقی قاضی مولانا سلیم اللہ خان صاحب مولانا اسفند یار صاحب مولانا اسعد تھانوی مولانا قاضی عبدالکریم صاحب مولانا علاؤالدین صاحب مولانا عبیداللہ انور مرحوم مولانا فیض احمد صاحب مولانا محمد اجمل خان مولانا عبدالستار تونسوی مولانا احسان الحق مولانا عبداللہ صاحب شیخ الحدیث مولانا عبدالحق اور مولانا نعمت اللہ اور مولانا صدرالشہید سمیت سب کی جمعیت علماء اسلام کے پیش کردہ شریعت بل کو حمایت حاصل ہے دوسرے مکاتب فکر سے تعلق رکھنے والے اکابر علماء سے تو آپ واقف ہیں تو میں اب ایک ایک دفعہ پر بحث تو نہیں کر سکتا۔ مگر الحمداللہ کہ آج تک ہمارا یہ چیلنج رہا ہے کہ اگر اس میں کوئی چیز خلاف شرع ہے تو اس کی نشاندہی کر دی جائے مگر جواب نہ آیا۔ تو شریعت بل صرف چند دفعات یا سیاسی نعرہ کا نام نہیں بلکہ ایک نظام ہے اور ہم اس کے ذریعہ ملک کا نظام بدلنا چاہتے ہیں محض شخصیات یا پارٹیاں نہیں بلکہ آئین بدلنا ہے یہ عجیب دور ہے کہ مغربی سیاست اور لادینی سیاست قوم پر مسلط کی جارہی ہے اور اچھے بھلے بعض دیندار لوگ بھی غلط فہمی سے اس کی لپیٹ میں آرہے ہیں کہ حکومت بدلنے کیلئے چہرے بدلنے کیلئے علاقائی فسادات کیلئے لسانی تعصب کیلئے بیرونی طاقتوں کی خوشنودی کیلئے لوگوں کو عوام کو سڑکوں پر نکالو تخریب کاری کرو دکانیں جلاؤ بے گناہ لوگوں کا قتل کراؤ۔ یہ سب کچھ سیاست برائے سیاست ہے اسلام میں اس کی گنجائش نہیں اسلام سیاست برائے غلبہ دین کی تعلیم دیتا ہے یہ سب بے مقصد ہنگامے ہیں تو جناب! محض سیاست سے' بے مقصد ہنگاموں سے اور بغیر منشور کے تحریک سے آپ یقین جانیں سو سال میں بھی آئین اور نظام نہیں بدلا جاسکتا۔ شریعت بل کے ذریعہ ہم نے نظام کے بدلنے کا فیصلہ کیا ہے آئین بدلنے کا فیصلہ کیا ہے جو بھی حکومت قائم ہو جس کا اقتدار بھی آئے اور جائے سب اس نظام کے پابند ہوں گے مسلم لیگ بھی اس کی پابند ہوگی۔ حکومتیں بدلتی رہیں ملک کا سیاسی نظام شریعت کا پابند ہو جائے گا کوئی پارٹی کوئی گروہ اور کوئی جماعت شریعت کے خلاف کام نہیں کر سکے گی شریعت بل کی کامیابی کی صورت میں دراصل مغربی نظام چھین لیا جائے گا اور اس کی جگہ نظام شریعت جاری کر دیا جائے گا۔

س..... بعض لوگ یہ کہتے ہیں کہ اسمبلی میں شریعت بل پیش کر کے اسے متنازعہ بنایا جارہا ہے۔

جواب..... یہ عجیب منطق ہے کہ اسمبلی کے ارکان جب اس پر بحث کریں گے تو متنازعہ بن جائے گا لہذا اسے اسمبلی میں نہیں پیش کرنا چاہئے۔ اس کا مطلب تو یہ ہے کہ اسلام کا نام نہ لو کہ لوگ اختلاف کریں گے اس کا تو مطلب یہ ہے کہ اسلام کی تبلیغ ہی نہ کرو نہ روسیوں کو اسلام کی دعوت دو نہ امریکہ کے سامنے اسلام کا نام لو کہ وہ اسے ٹھکرا دیں گے۔ ہمارے اکابر نے ایوب خان کے دور میں بھٹو شاہی کے دور میں اسمبلی کے ایوان میں اسلام کی بات کی شریعت کے احکام پیش کئے نظام شریعت کی دعوت دی مگر اکثریت کے بل بوتے پر ان کی ہر بات مسترد کر دی جاتی رہی اگر اسلام کا نام لینا اور لوگوں کو اسلام کی دعوت دینا اسلام کو متنازعہ کرتا ہے پھر تو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے اسلام کا نام لیا لوگوں کو توحید کی دعوت دی اور کلمہ اسلام ان کے سامنے پیش فرمایا کہ ساری دنیا اس کی مخالف تھی اور ظالموں کے ہاں توحید بھی متنازعہ تھی۔ مجھے اپنے موقف پر سو فی صد یقین ہے کہ وہ درست موقف ہے میرا ضمیر مطمئن ہے ہمارا راستہ خالص اسلامی انقلاب کا راستہ ہے ہمیں شرح صدر ہے کہ اس راہ میں جو بھی تکلیف آئے گی اللہ کی خوشنودی کا باعث ہوگی جو بھی قدم اٹھے گا صرف اور صرف شریعت ہی کیلئے ہو گا کامیابی ہوگی تو نور علیٰ نور' ورنہ فرض منصبی ادا ہو رہا ہے عنداللہ ماجور ہوں گے۔ انبیاء کرام کا زندگی بھر یہی شیوہ رہا کامیابی اور ناکامی ان کی ذمہ داری نہ تھی۔ نتائج اللہ پر چھوڑ کر وہ اپنی جدوجہد کرتے رہتے ہمارا بھی یہی مشن ہے یہی تحریک ہے اور یہی موقف ہے۔

س..... کچھ لوگ شریعت بل کو مودودی ازم اور منصورہ برانڈ قرار دے رہے ہیں

جواب..... یہ سب کچھ جان بوجھ کر کرایا جارہا ہے اور عامۃ الناس میں انتشار کیلئے قصداً یہ غلط فہمی پھیلائی جارہی ہے کہ شریعت بل مودودی ازم ہے اور اسے جماعت اسلامی نے پیش کیا ہے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون' دروغ گورا حافظہ نہ باشد' مغربی جمہوری سیاست کے تحفوں میں ایک بڑا تحفہ یہ ہے کہ بڑے لوگ اور خود کو سچا کہلوانے والے بڑے سیاستدان بھی اگر بڑا جھوٹ بولیں خلاف واقعہ بات کریں تو اس کی حقیقت شناسی کئے بغیر داد دی جاتی رہے۔ جھوٹ بولنا' اور اتہام و دروغ گوئی بھی موجودہ سیاست کا ایک فیشن اور لازمہ بن گیا ہے۔

خدارا! کچھ تو انصاف سے کام لیجئے آخر قوم کیا کہے گی سیاستدان بھی جھوٹ بولتے ہیں خود کو علماء کہلانے والے بھی جھوٹ بولتے ہیں آخر یہ شریعت بل کب پیش ہوا کس نے پیش کیا جناب اس کی کونسی دفعہ میں کونسے شق میں مودودی ازم ہے کونسی دفعہ شریعت کے خلاف ہے ذرا نشاندہی کی زحمت فرمائیے محترم! یہ شریعت بل میں نے اور محترم مولانا قاضی عبداللطیف صاحب نے پیش کیا ہے یہ شریعت بل ابتداء میں جمعیت علماء اسلام کے اکابر و مشائخ اور جید علماء کے مشورہ سے پیش ہوا ہے اس کی جنگ قائد شریعت مولانا عبدالحق مدظلہ کی قیادت میں لڑی جارہی ہے جناب عالی! قوم سچائی چاہتی ہے قوم اطمینان چاہتی ہے حساس مسئلہ ہے شریعت کا مسئلہ ہے

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

جن لوگوں کے ضمیر مطمئن نہیں جنہیں اپنی سیاست پر یقین نہیں وہ شریعت بل کو بھی سیاہ عینک لگا کر دیکھتے ہیں میں بجائے اس کے جھوٹوں پر لعنتیں بھیجوں آیتیں پڑھ کر ان کو اس کا مصداق ٹھہراؤں ایسے نادان دوستوں کیلئے دعا کروں گا کہ اللہ ہم سب کو راست بازی، راست گوئی اور راست روی کی توفیق عطا فرمائے۔

س...... غیر جماعتی انتخابات میں آپ نے حصہ لیا اور موجودہ اسمبلیاں بھی اسی بنیاد پر وجود میں آئی ہیں جبکہ سیاسی جماعتیں باہر رہیں اپنے موقف کی وضاحت فرمادیں۔

جواب...... جی ہاں سمجھ گیا۔ یہ بات اب عام فیشن بن گئی ہے اور کہا جا رہا ہے کہ جب غیر جماعتی انتخابات کے بعد اب سیاسی جماعتیں بھی بحال ہو گئی ہیں لہذا موجودہ اسمبلیوں کی کوئی حیثیت نہیں ہونی چاہئے جب تک دوبارہ جماعتی انتخابات نہ ہوں غالباً اسی تک بندی کو وجہ جواز بنا کر لوگ مڈٹرم انتخابات کا مطالبہ بھی کر رہے ہیں غالباً آپ بھی یہی کہنا چاہتے ہیں۔

س...... جی ہاں میری بھی یہی غرض ہے۔

جواب...... یہ دلیل بے حد کمزور ہے اس میں دلیل کے اعتبار سے کوئی وزن نہیں آپ کو یاد ہو گا کہ ۱۹۶۲ء میں غیر جماعتی انتخابات ہوئے تھے جبکہ ۱۹۵۸ء میں مارشل لاء لگا تھا گویا مارشل لاء لگنے کے چار سال بعد غیر جماعتی انتخابات ہوئے اور وہ بھی بنیادی جمہوریت کے ارکان کے واسطہ سے ' پھر قوم جانتی ہے کہ ان انتخابات میں ملک کی کم و بیش تمام سیاسی جماعتیں اور موجودہ دور کے بڑے بڑے سیاسی بزرگوں نے حصہ لیا قائد جمعیت حضرت مولانا مفتی محمود مرحوم بھی غیر جماعتی انتخابات کے ذریعہ پارلیمینٹ میں آئے تھے۔ نوابزادہ نصر اللہ ولی خان ملک قاسم جتوئی صاحب سب نے اس میں حصہ لیا تھا۔ اور میں سمجھتا ہوں کہ اس وقت سیاست دانوں کا فیصلہ درست تھا اور اب جب ایم آر ڈی نے غلطی کی فیصلہ درست نہ کر سکی تو چاہئے کہ وہ اپنی غلطی کا اعتراف کر کے دنگا فساد تخریب و انتشار کے بجائے قومی یکجہتی کے لئے مثبت کام کرے۔

س...... آپ کے نزدیک اس وقت ملکی سیاسی صورت حال کراچی کے تازہ واقعات اور خارجہ پالیسی کے نقطہ نظر سے پاکستان کی سیاسی زندگی کا سب [illegible] کیا ہے؟

جواب اس وقت میرے نزدیک نظریہ پاکستان پر یقین اور جمہور اہل اسلام کے متفقہ مطالبہ نفاذ شریعت کا فوری اقدام ہے پاکستان کی عمر چالیس سال ہو گئی ہے مختلف ادوار اس پر گزرے ہیں اس دور میں مختلف مسائل ابھرے۔ نظریاتی اقتصادی اور سیاسی پہلو بھی سامنے آئے اور اب آپ دیکھ رہے ہیں کہ بیرونی طاقتیں خواہ وہ روس ہو یا ہندوستان اندرونی خلفشار کے بڑھانے باہمی بے اعتمادی اور خانہ جنگی کی فضا قائم کرنے اور اس ذریعہ سے اپنے مقاصد حاصل کرنے کی کوششوں میں مصروف ہیں صرف کراچی یا سندھ حیدر آباد ان کا ہدف نہیں وہ پاکستان کے کانٹے کو اپنے راستہ سے ہٹانا چاہتے ہیں اس لئے ملک کے اطراف و اکناف چاروں صوبوں اور اہم مرکزی مقامات پر ان کے گماشتے اور تخریب کار عناصر پورے زور سے اپنا کام کر رہے ہیں۔ اس کا توڑ اور ان کے مذموم عزائم سے تحفظ کا واحد ذریعہ قومی یکجہتی ہے یہ حسین مقصد صرف اور صرف نفاذ شریعت ہی سے حاصل کیا جا سکتا ہے ۴۰ سال سے ہم اس مقصد کے حصول کیلئے کوشاں رہے مگر ناکامی نے قدم چومے ملک دولخت ہو گیا اور اب علاقائی اور صوبائی عصبیت کا عفریت بچے کھچے شیرازہ کو نگلنے کیلئے تیار بیٹھا ہے تو اس مقصد کو اگر واقعتاً حاصل کرنا ہے تو پھر بغیر اس کے چارہ نہیں کہ نفاذ شریعت کا نام لینے کے بجائے عملاً کام کیا جائے اخلاص و دیانت کے ساتھ شریعت کا پورا نظام نافذ کر دیا جائے۔

س۔ نفاذ شریعت کے سلسلہ میں صدر جنرل محمد ضیاء الحق یا موجودہ حکومت کی اسلامائزیشن سے آپ کہاں تک مطمئن ہیں۔

جواب۔ اس سلسلہ میں ابتدا میں کچھ عرض کر چکا ہوں بہرحال نو سال سے اسلام کے نفاذ کا مژدہ سنایا جا رہا ہے حکمران اسلام کے نام کی مالا جپتے رہے مگر عملاً ایک فیصد کام بھی نہ کر سکے اسلام کے نام پر ریفرنڈم اور نفاذ اسلام کے منشور کے عنوان سے الیکشن کے بعد نفاذ اسلام میں تاخیر کے لئے کوئی وجہ جواز نہیں تھی مگر آپ دیکھ رہے ہیں کہ اقتدار کا تحفظ تو کیا جا رہا ہے مگر جس وسیلہ سے اقتدار کی کرسی ملی اسے یکلخت نظر انداز کر دیا گیا ہے۔

س۔ نفاذ شریعت یا نظام مصطفٰے کے قیام اور استحکام کے سلسلہ میں آپکی یا آپکی جماعت کی کارکردگی اور مسائل کیا ہیں۔

جواب۔ خدا تعالٰی کا شکر ہے کہ جمعیت علمائے اسلام اپنے اکابر شیخ الہند مولانا محمود الحسن' شیخ العرب و العجم مولانا حسین احمد مدنی' شیخ الاسلام مولانا شبیر احمد عثمانی' شیخ التفسیر مولانا احمد علی لاہور اور قائد ملت حضرت مولانا مفتی محمود کے نشان پر چل کر ہر دور میں باطل کی سرکوبی اعلاء کلمتہ اللہ اسلام کی بالادستی نفاذ شریعت کے مساعی اور نظام اسلام کے نفاذ کے سلسلہ میں بھرپور جدوجہد اور موثر انقلابی کردار ادا کرتی رہی ہے۔

جمعیت علماء اسلام کا اپنا منشور ہے اپنا ایک موقف ہے اپنا لائحہ عمل اور اپنا پلیٹ فارم ہے نظام میں' سیاست میں' تحریک میں' پالیسی کے وضع کرنے میں ایک رائے قائم کرنے میں سیاسی اتحاد یا اعراض میں' ہماری جماعت کسی بھی بڑی یا چھوٹی طاقت سے وابستہ نہیں میرے نزدیک بڑی طاقت صرف اور صرف ایک ہی ہے اور وہ اللہ تعالٰی کی ذات ہے۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

جمعیت کے ہر دور میں سیاسی اور اجتماعی لائحہ عمل 'قومی و ملی کردار' اسی ذات کی رضا اور اسی پروردگار کے احکام سے وابستہ رہا ہے۔ یہ جمعیت ہی کے درست موقف اور بے داغ کردار کے نتائج ہیں کہ ۷۷ء کی نظام مصطفےٰ کی تحریک کی قیادت حضرت مولانا مفتی محمود کو حاصل رہی۔ اور اب جبکہ نفاذ شریعت کا مسئلہ درپیش ہے شریعت بل کے منظور کرانے کے اس مرحلہ پر بھی تمام مکاتیب فکر سے تعلق رکھنے والے اکابر علماء اور سیاسی زعما جمعیت علماء اسلام کے سرپرست شیخ ... حضرت مولانا سید ... صاحب کی قیادت پر متفق ہوتے ہیں اور متحدہ شریعت محاذ کا انکو متفقہ طور پر صدر منتخب کر لیا ہے۔

س۔ شریعت بل اور جمعیت علماء اسلام کے جنرل سیکرٹری ہونے کے حوالے سے آپ نے ملک کے کئی حصوں کا دورہ کیا ہے اہم مرکز مقامات پر پاکستان کے شعبہ طبقہ سے آپ کے روابط ہیں تو شریعت بل کی پیش رفت کے بارے میں آپ کا کیا تاثر ہے۔

جواب۔ الحمدللہ یہ ملک مسلمانوں کا ہے اس میں بسنے والے تمام شہری شریعت کے ساتھ گہری عقیدت اور وابستگی رکھتے ہیں آخر کون مسلمان ہو گا جو ملک کے اس حساس مسئلے اور نفاذ شریعت کے اس محتاط مرحلے میں سنگدل بن کر اس سے صرف نظر کرے گا آپ دیکھتے ہیں کہ اسوقت تمام مکاتب فکر سے تعلق رکھنے والے اکابر علماء اور سیاسی زعماء شریعت محاذ کے سٹیج پر متفق ہو گئے ہیں پاکستان کے جسور اور غیور مسلمان بیدار ہیں وہ اس کے نفاذ کے سلسلہ میں ہر قسم کی قربانی دینے کے لئے تیار ہیں جہاں تک ارباب اقتدار کی بات ہے وہ اس کے نفاذ میں مخلص نہیں آپ دیکھ رہے ہیں کہ سرکاری حلقہ شریعت بل کو التواء میں ڈالنے ٹرخانے اور اسکو دبا دینے کی پالیسی پر گامزن ہے مگر اسکا یہ مطلب نہیں کہ علماء یا شریعت محاذ اور اہل اسلام نفاذ شریعت کی جنگ چھوڑ دیں گے۔

س۔ سیاسی جماعتیں شریعت بل کی مخالفت کر رہی ہیں بعض تو صراحتاً اور بعض دبے لفظوں میں یہ کیوں؟

جواب۔ شریعت بل ایسی چیز نہیں کہ کوئی مسلمان ایک مسلمان کی حیثیت سے اسکی مخالفت کرے یہ تو ایمان کا مسئلہ ہے اصغر خان' ولی خان' بے نظیر صاحبہ جی ایم سید انہوں نے پہلے کب نفاذ شریعت کی کسی تحریک میں حصہ لیا ہے کہ اب ان سے آپ توقع کر رہے ہیں آخر جو لوگ یہ کہتے ہوئے کوئی باک محسوس نہیں کرتے کہ ۷۷ء کی تحریک نظام مصطفےٰ کے لئے نہیں تھی جو لوگ علی الاعلان یہ کہہ رہے ہیں کہ پاکستان میں مذہبی نظام اور دین اسلام کو سیاسی نظام پر غلبہ دینے کا کوئی جواز نہیں اور جو لوگ علی الاعلان کمیونسٹوں کے ساتھ دوستیاں بڑھا رہے ہیں اور ملک میں ان کے گماشتوں کا کردار ادا کر رہے ہیں اور جن کے اپنے دور حکومت میں اپریل ۷۶ء میں مکمل نظام اسلام تو اپنی جگہ دو تین دینی مسائل کا شریعت بل بھی پارلیمنٹ میں مسترد کر دیا گیا ہے شراب جواء اور سود جیسے صریح محرمات پر جمعیت علماء اسلام کے اکابر کی تحریکیں اور قراردادیں اکثریت نے بڑی ڈھٹائی کے ساتھ مسترد کر دی ہوں جنکی سیاست بیرونی طاقتوں کے اشارہ ابرو کی منتظر ہو۔ انکا شریعت بل کی مخالفت نہ کرنا واقعۃً ایک تعجب کی بات تھی جہاں تک علماء کی ذمہ داریوں کی بات ہے تو یہ میں سمجھتا ہوں کہ اسوقت اہل علم اور اہل دین کی سب سے بڑی ذمہ داری اہل اسلام اور دین پسند قوتوں کا اتحاد ہے اور موجودہ حالات میں اس اتحاد کا واحد ذریعہ شریعت محاذ کا پلیٹ فارم ہے آخر جب لادین قوتیں لادینیت اور انارکی پھیلانے کے لئے متحد ہو سکتی ہیں پاکستان توڑ دو اور علاقائی عصبیتوں کے علمبردار اتحاد کر سکتے ہیں تو اسلام پسند قوتوں کا بھی یہ فرض ہے کہ نفاذ اسلام کے لئے متحد ہو جائیں اور الحمدللہ کہ اس مقصد کے حصول میں ایک حد تک اللہ تعالیٰ نے بڑی کامیابیوں سے نوازا ہے کہ ۲۲ دینی جماعتیں شریعت محاذ کے پلیٹ فارم پر متحد ہو گئی ہیں اور تحریک نفاذ شریعت کے کام کو آگے بڑھا رہی ہیں۔

س۔ تحریک نفاذ شریعت یا شریعت محاذ کی جانب سے دو مرتبہ پارلیمنٹ ہاؤس کے سامنے نفاذ شریعت بل کے لئے احتجاجی مظاہرے ہوئے ہیں اس سلسلہ میں محاذ کے ایک اہم رہنمائی حیثیت سے یہ بتایئے کہ آئندہ لائحہ عمل کیا ہو گا۔

جواب۔ دونوں احتجاجی مظاہرے شریعت محاذ کے قائدین کی سیاسی بصیرت اور مثبت اسلامی سوچ اور فکری اتحاد اور عوام کی بیداری اسلام پسندی کا واقع اور منہ بولتا ثبوت ہیں۔ دوسری مرتبہ کے مظاہرے میں جگہ جگہ حکومت نے رکاوٹیں پیدا کیں تشدد کیا محاذ کے کارکنوں کو جلسہ گاہ تک پہنچنے سے روک دیا گیا مگر اسکے باوجود جس بڑی تعداد میں لوگ پہنچ گئے تھے اس سے حکومت کو عبرت پکڑنی چاہئے تھی۔ مگر انہوں نے اپنے متوازی سرکاری شریعت بل کا راگ الاپنا شروع کر دیا شریعت محاذ کے قائدین اسے ہرگز مثبت سوچ نہیں قرار دیتے بلکہ ہمارا فیصلہ ہے کہ اس ملک میں وہی شریعت نافذ ہو گی جس پر محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کی مہر لگی ہوئی ہو۔

اسوقت ہمارے سامنے سب سے بڑا مسئلہ شریعت محاذ کی تنظیم کو مضبوط' مربوط اور فعال بنانا ہے اور الحمدللہ کے اس سلسلے میں توقع سے بڑھ کر حالات حوصلہ افزاء ہیں شریعت محاذ کے کارکن رائے عامہ کو ہموار کر رہے ہیں اسوقت ہمیں دو محاذوں پر جنگ لڑنی ہے ایک حکومت ہے اور دوسری خالص مغربی اور لادینی قوتوں کے الحاد اور خدا بیزار نظریات ہیں ایسے حالات میں جب سیاسی فضا میں مکدر ہو شریعت کا چراغ روشن رکھنا یہ نبوت کا معجزہ ہی ہے ملک کی سیاسی فضا بھی کے دو پارٹ بن چکے ہیں ایک طرف منافقت کا پارٹ ہے تو دوسری طرف کفر و الحاد کی یلغار۔ دونوں کا آپس کی ہزار مخالفت کے باوجود 'اسلامی فکر اور نظام شریعت کی تحریک کو کچلنے پر اتفاق ہے

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

اسلام پسند قوتوں کا بھی یہ فرض ہے کہ نفاذِ اسلام کے لیے متحد ہو جائیں

س۔ آپ جب شریعت محاذ اور باہمی اتحاد کی بات کر رہے ہیں تو جمعیت علماء اسلام کے اختلافات کا کیا بنے گا۔

جواب۔ کوئی اختلاف نہیں کراچی سے خیبر تک جمعیت علماء اسلام کے کارکن متحد ہیں ایک ہیں حضرت مولانا محمد عبداللہ درخواستی جمعیت کے امیر ہیں شیخ الحدیث مولانا عبدالحق اور مفتی اعظم مفتی ولی حسن اسکے سرپرست ہیں ملک بھر کے دینی مدارس جمعیت کے پیغام کے نشرو اشاعت وتربیت وتبلیغ کے مرکزی دفاتر ہیں ملک کے علماء ومشائخ تقریباً سب کے سب ہمارے ساتھ ہیں ہاں! جمعیت کو ہر اس طاقت سے اختلاف ہے جو نظام شریعت کی راہ میں رکاوٹ ہو ہم پھر اس جماعت سے اتحاد کر سکتے ہیں جو نفاذ شریعت کی تحریک میں ساتھ دینے کے لئے تیار ہو ہمارا موقف' ہمارا منشور ہمارا لائحہ عمل صرف اور صرف شریعت ہی ہے یہی ہماری سیاست ہے یہی ہماری پالیسی ہے یہی ہمارا نعرہ ہے اور یہی ہماری پہچان ہے ہم کفر والحاد اور باطل طاقتوں سے مقابلہ کے علاوہ کسی بھی دوسری محاذ آرائی کا قائل نہیں کسی بھی روٹھے ہوئے دوست کو دھتکارنا ہمارا شیوا نہیں ہمارے دروازے سب کے لئے کھلے ہوئے ہیں نفاذ شریعت کی تحریک میں نظام شریعت کے جھنڈے تلے جو آئے گا وہ ہمارے سروں کا تاج ہے۔

س۔ کراچی کے حالات پر تبصرہ

جواب۔ کراچی کے حالات کوئی ڈھکے چھپے نہیں وہاں مہاجر پختون یا سندھی پنجابی کی جنگ کا کوئی مسئلہ نہیں وہاں اس عنوان سے تخریب کاروں کو انسانی خون سے ہولی کھیلنے کے مواقع فراہم کئے گئے ہیں حکومت کی سست روی' اغماض اور دیدہ دانستہ چشم پوشی ناقابل معافی جرم ہے بے گناہوں کو گرفتار کر لیا گیا بڑی مچھلیاں نکل گئیں اور اصل مجرم اب بھی دندنا رہے ہیں صوبائی حکومت نے اپنی نااہلی کا ثبوت اجکانفرنس میں یہ مطالبہ کیا تھا اور اب بھی میرا یہی موقف ہے کہ رواتی بیانات' تحقیقات ، ہمدردیاں اور معاوضوں کے اعلانات اصل درد کا مداوا نہیں' یہ لاوا پھر کسی وقت پھٹ سکتا صوبائی حکومت کو فوراً برطرف کر دیا جائے اور آزادانہ سطح پر کراچی کے فسادات کی عدالتی تحقیقات کی جائے اصل مجرموں کو سرعام سزا دی جائے۔ اس سے بھی قطعی طور پر امن کی ضمانت حاصل نہیں ہوگی جب تک مکمل نظام نہ بدلا جائے نظام بدلے گا شریعت کا نظام نافذ ہو گا تب عدم انصاف کا راج قائم ہو سکے گا۔

ورنہ ایں خیال است محال است وجنوں